The Absolute Reality
www.quran4u.com

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

اے انسان! آخر کس چیز نے دھوکا دیا ہے تجھ کو! تیرے رب کے بارے میں جو بہت کرم کرنے والا ہے۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

الاِنفِطار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

تعارف سورت:

نسائی میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں لمبی قرأت پڑھی تو نبیؐ نے فرمایا:

يَا مُعَاذُ أَيْنَ كُنْتَ عَنْ

معاذ کیا یہ سورتیں نہ تھیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى

وَالضُّحَى

انفَطَرَتْ آءإِذَا السَّمَ

اس حدیث کی اصل بخاری اور مسلم میں بھی ہے ہاں **اذا السماء انفطرت** کا ذکر صرف نسائی کی روایت میں ہے۔ اور وہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں بیان ہے کہ جو شخص قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے تو وہ یہ سورتیں پڑھ لے۔

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ (١)

جب سورج پھٹ جائے گا۔

وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ (٢)

اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

قیامت کے وقوع کے مناظر:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے جیسے فرمایا ہے:

السَّمَآءُ مُنفَطِرٌ بِهِ (73:18)

اور ستارے سب کے سب گر پڑیں گے۔

وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (٣)

اور جب دریا بہہ چلیں گے

اور کھاری اور میٹھے سمندر آپس میں خلط ملط ہو جائیں گے اور پانی سوکھ جائے گا۔

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ (٤)

اور جب قبریں شق کر کے اکھاڑ دی جائیں گی۔

اور قبریں پھٹ جائیں گی۔ ان کے شق ہونے کے بعد مردے جی اٹھیں گے۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (٥)

اس وقت ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لیگا۔

پھر ہر شخص اپنے اگلے پچھلے اعمال کو بخوبی جان لے گا۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (٦)

اے انسان تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا۔

اللہ تعالیٰ پھر اپنے بندوں کو دھمکاتا ہے کہ تم کیوں مغرور ہو گئے ہو؟ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکا جواب طلب کرتا ہو یا سکھاتا ہو۔

بعضوں نے یہ بھی کہا ہے بلکہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ کرم الٰہی نے غافل کر رکھا ہے یہ معنی بیان کرنے غلط ہیں۔ صحیح مطلب یہی ہے کہ اے ابن آدم اپنے باعظمت رب سے تو نے کیوں بے پرواہی برت رکھی ہے؟ کس چیز نے تجھے اسکی نافرمانی پر اکسار رکھا ہے؟ اور کیوں تو اسکے مقابلہ پر آمادہ ہو گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

يَا ابْنَ آدَمَ مَا غرَّكَ بِي؟

يَا ابْنَ آدَمَ مَاذَا أَجَبْتَ الْمُرْسَلِينَ؟

اے ابن آدم تجھے میری جانب سے کس چیز نے مغرور کر رکھا تھا؟

اے ابن آدم بتا تو نے میرے نبیوں کو کیا جواب دیا؟

رب کریم سے کیوں دور ہو:

حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ انسانی جہالت نے اسے غافل بنا رکھا ہے۔

ابن عمرؓ ابن عباسؓ سے بھی یہی مروی ہے۔

قتادہؒ فرماتے ہیں اسکا بہکانے والا شیطان ہے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہو تو میں جواب دوں کہ تیرے لٹکائے ہوئے پردوں نے۔

حضرت ابوبکر وراقؒ فرماتے ہیں میں تو کہوں گا کہ کریم کے کرم نے بے فکر کر دیا۔

بعض سخن شناس فرماتے ہیں کہ یہاں پر کریم کا لفظ لانا گویا جواب کی طرف اشارہ سکھاتا ہے۔ لیکن یہ قول کچھ فائدہ مند نہیں۔

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (٧)

جس رب نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر درست اور برابر بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ اللہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر درست بنایا پھر درمیانہ قد و قامت بخشا خوش شکل اور خوبصورت بنایا۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ نبیؐ نے اپنی ہتھیلی میں تھوکا پھر اس پر اپنی انگلی رکھ کر فرمایا:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

يَا ابْنَ آدَمَ أَنَّى تُعْجِزُنِي وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هذِهِ؟ حَتَّى إِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ بَيْنَ بُرْدَيْنِ، وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَئِيدٌ،

فَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ قُلْتَ:

أَتَصَدَّقُ وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةِ؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم!

کیا تو مجھے عاجز کرسکتا ہے؟ حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر صحیح قامت بنایا پھر تجھے پہنا اڑھا کر چلنا سکھایا۔ آخر کار تیرا ٹھکانا زمین کے اندر ہے تو نے خوب جمع جتھا کی اور میری راہ میں دینے سے رکتا رہا یہاں تک کہ جب دم حلق میں آ گیا تو کہنے لگا میں صدقہ کرتا ہوں بھلا اب صدقے کا وقت کہاں؟

فِي أيِّ صُورَةٍ مَّا شَاء رَكَّبَكَ (۸)

جس صورت میں چاہا تیری ترکیب کی اور تجھے ڈھالا۔

جس صورت میں چاہا ترکیب دی یعنی باپ کی ماں کی ماموں کی چچا کی صورت پر پیدا کیا۔

بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت محمدؐ کے پاس آکر کہا میری بیوی کے جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ بھی ہیں؟ کہا ہاں۔

فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ کہا سرخ رنگ کے۔

فرمایا کیا ان میں کوئی چت کبرا بھی ہے؟ کہا ہاں۔

فرمایا اس رنگ کا بچہ سرخ نر و مادہ کے درمیان کیسے پیدا ہو گیا؟ کہنے لگا شاید اوپر کی نسل کی طرف کوئی رگ کھینچ لے گئی ہو۔ آپؐ نے فرمایا:

وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

اسی طرح تیرے بچے کے سیاہ رنگ ہونے کی وجہ بھی شاید یہی ہو۔

قتادہؒ فرماتے ہیں یہ سب سچ ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیز پر قادر ہے لیکن وہ مالک ہمیں بہترین عمدہ اور خوش شکل اور دل لبھانے والی پاکیزہ شکلیں صورتیں عنایت فرماتا ہے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ (۹)

نہیں نہیں بلکہ تم تو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔

پھر فرماتا ہے کہ اس کریم رب کی نافرمانیوں پر تمہیں آمادہ کرنے والی چیز صرف یہی ہے کہ تمہارے دلوں میں قیامت کی تکذیب ہے تم اس کا آنا ہی برحق نہیں جانتے اس لیے اس سے بے پرواہی برت رہے ہو۔

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ (۱۰)

یقیناً تم پر نگہبان ہیں

كِرَامًا كَاتِبِينَ (۱۱)

بزرگ لکھنے والے مقرر ہیں۔

يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ (١٢)

جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

تم یقین مانو کہ تم پر بزرگ محافظ اور کاتب فرشتے مقرر ہیں تمہیں چاہیے کہ انکالحاظ رکھو وہ تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں' تمہیں برائی کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔

رسول اللہؐ فرماتے ہیں اللہ کے یہ بزرگ فرشتے تم سے جنابت اور پاخانہ کی حالت کے سوا کسی وقت الگ نہیں ہوتے۔ تم ان کا احترام کرو۔ غسل کے وقت بھی پردہ کرلیا کرو۔ ابن ابی حاتم

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب یہ کراماً کاتبین بندے کا روزانہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو اگر شروع اور آخر میں استغفار ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسکے درمیان کی سب خطائیں میں نے اپنے بندہ کی بخش دیں۔ بزار

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ (١٣)

یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے

جو اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار فرماں بردار ہیں گناہوں سے دور رہتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔

حدیث میں ہے انہیں ''ابرار'' اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے ماں باپ کے فرمانبردار تھے اور اپنی اولادوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے تھے۔

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ (١٤)

اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ (١٥)

بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ (١٦)

یہ لوگ اس سے کبھی باہر نہ نکلیں گے۔

بدکار لوگ ہمیشگی والے عذاب میں پڑے رہیں گے' قیامت والے دن جو حساب کا اور بدلے کا دن ہے ان کا داخل اس میں ہوگا' ایک ساعت بھی ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہوگا' نہ موت آئے گی' نہ راحت ملے گی نہ ایک ذرا سی دیر اس سے الگ ہوں گے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ (١٧)

تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے؟

ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ (١٨)

میں پھر کہتا ہوں کہ تجھے کیا معلوم کہ جزا اور سزا کا دن کیا ہے۔

پھر قیامت کی بڑائی اور اس دن کی ہولناکی ظاہر کرنے کے لیے دو دو بار فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے معلوم کرا لیا کہ وہ دن کیسا ہے؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ...

(وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی چیز کا مختار نہ ہوگا۔

پھر خود ہی بتلایا کہ اس دن کوئی کسی کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے گا نہ عذابوں سے نجات دلوا سکے گا' ہاں یہ اور بات ہے کہ کسی کی سفارش کی اجازت خود اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرمائے۔

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ (١٩)

اور تمام تر احکام اور فرمان اس روز اللہ تعالیٰ کے ہی ہوں گے۔

اس موقع پر یہ حدیث وارد کرنی بالکل مناسب ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا

اے بنو ہاشم!

اپنی جانوں کو جہنم سے بچانے کے لیے نیک اعمال کی تیاریاں کر لو۔ میں تمہیں اس دن اللہ کے عذاب سے بچانے کا اختیار رکھتا۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com